بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part -1

English - Urdu

حافظ محمد ابوبکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

اہم خصوصیات

برطانیہ، یورپ کی مصروف زندگی کے تناظر میں اردو کمیونٹی کیلئے خلاصہ تفسیر

ملٹی کلچرل سوسائٹی میں اسلام کی تعلیمات پر کیسے عمل کریں؟

مختصر اور جامع تفسیری نکات

سادہ، عام فہم اور معتدل انداز

اختلافی اور فرقہ وارانہ بحثوں سے اجتناب

رواداری، برداشت اور تحمّل کی اقدار اور رویّوں کا فروغ

آسان انداز میں فہم قرآن

دعوتی، علمی اور اصلاحی پہلوؤں سے قرآن کی تفسیر

تفسیری اور فقہی موشگافیوں کے بغیر آسان انداز میں قرآن کی تعلیمات

ملٹی فیتھ سوسائٹی کے پس منظر میں اسلام کا پیغام دعوت و محبّت

درس قرآن اور خلاصہ تراویح کی تیاری کیلئے علماء، خطباء کی خدمت میں تحفہ

طالب دعا: حافظ محمد ابو بکر سجاد

خلاصہ قرآن

ترتیب: حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی

انتساب: لوجہ اللہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمدللہ، خلاصہ قرآن پیش خدمت ہے۔

یہ مستند تفاسیر کے علمی نکات کا خلاصہ ہے۔ یہ کوئی باقاعدہ تفسیر نہیں بلکہ قرآن کے ایک طالبعلم کے طور پر میرے تفسیری نوٹس ہیں۔

الحمدللہ، پچھلے 25 سال سے اردو اور انگریزی میں خطبات جمعہ، دروس قرآن وحدیث اور رمضان المبارک میں خلاصہ تفسیر کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ اس طویل عرصے کے دوران جو علمی اور تفسیری نکات حاصل ہوئے انہیں قلمبند کرتا رہا۔ 2020 میں خلاصہ تفسیر (انگلش) اور 2021 میں خلاصہ تفسیر (اردو) دروس کی شکل میں ریکارڈ کر کے یوٹیوب پر اپلوڈ کئے، جو الحمدللہ اب بھی استفادہ عام کیلئے موجود ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے میرے مربّی و محسن قبلہ والد صاحب نوراللہ مرقدہ کی خواہش تھی کہ ان آن لائن دروس تفسیر کو مزید ترمیم و اضافہ کر کے کتابی شکل میں مرتب کردوں۔ خود میری بھی خواہش تھی کہ اپنے تفسیری اور علمی نکات کو ضبط تحریر میں لایا جائے تاکہ دوسرے لوگ بالخصوص آئمہ و خطباء اور مدرسین قرآن اس سے استفادہ کرسکیں۔ اسی نیت کے ساتھ خالصتاً لوجہ اللہ اس کام کو کر رہا ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس گلدستہ تفسیر کی خصوصیت یہ ہے اس میں ہر رکوع کا خلاصہ اور تفسیری نکات الگ کر دیئے گئے تاکہ مدرس یا خطیب کو خلاصہ تراویح کی تیاری میں آسانی ہو۔ تحریر کا انداز کتابی سے زیادہ خطابی ہے۔ اہم نکات کو رنگین کر دیا گیا تاکہ خطیب یا مدرس کو نکات اٹھانے میں سہولت ہو۔ خلاصہ قرآن ابھی نامکمل ہے اور ارتقائی مراحل میں ہے۔ دعا فرمائیں اللہ ربّ العالمین اس کام کی تکمیل فرمائے۔ آمین

اس خلاصہ قرآن کے اندر اردو، انگلش دونوں زبانوں کا امتزاج موجود ہے کیونکہ برطانیہ کی مساجد کے اسی فیصد سے زیادہ نمازی برٹش ایشین ہیں جو اردو زبان سمجھ سکتے ہیں۔ میرا یہ تجربہ ہے کہ اگر خطیب بیک وقت انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں گفتگو کرے تو نوے فیصد سے زیادہ سامعین خطیب کی گفتگو سے استفادہ کرسکتے ہیں اور متوجہ رہتے ہیں۔ صرف اردو یا صرف انگریزی میں زیادہ دیر گفتگو سے سامعین کی ایک بڑی تعداد مقرر کی گفتگو سے لاتعلق رہتی ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر اس خلاصہ تفسیر میں اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی نکات شامل کئے گئے ہیں۔ دو زبانوں کے امتزاج سے اس سے زیادہ لوگ مستفید ہونگے، انشاءاللہ۔

الحمدللہ، اس خلاصہ تفسیر کی تیاری کیلئے ہر آیت پر دس سے زیادہ اردو، انگریزی تراجم قرآن کا موازنہ کیا گیا اور پھر ان میں سے موزوں ترین ترجمہ کا انتخاب کیا گیا۔ اسی طرح ہر آیت پر پانچ سے زیادہ تفاسیر کا مطالعہ کر کے ان میں سے تفسیری نکات اخذ کئے گئے۔ پھر ان اخذ شدہ نکات کو باہم مربوط کیا گیا تاکہ جامعیت اور تحریر کا حسن برقرار رہے۔ کچھ تفسیری نکات کی نوک پلک سنوار کر ان کو مزید آسان اور مثبت انداز میں پیش کیا گیا۔ کچھ جگہوں پر ترمیم و اضافہ میری طرف سے ہے۔ اس تفسیری کاوش میں ابھی مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے، انشاءاللہ اپنے فرصت کے لمحات میں اس میں مزید ترامیم و اضافہ کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ آپ علماء کرام اور اہل علم حضرات کی آراء کی روشنی میں اس میں مزید بہتری آئے گی۔

آپ سے **گذارش** ہے کہ اس تفسیری کام کا بالاستیعاب مطالعہ فرمائیں اور اپنی قیمتی، اصلاحی اور عالمانہ رائے ضرور دیں تاکہ اس کام کو مزید بہتر انداز میں مکمل کیا جاسکے۔ دوران مطالعہ اگر میری کوئی نالائقی یا جہالت آپ پر ظاہر ہو تو ضرور مجھے مطلع فرمائیں تاکہ میں اصلاح کر سکوں۔ اس خلاصہ تفسیر میں اگر کوئی بات یا علمی رائے آپ کو قرآن وسنت کے مطابق لگے تو اس کو لے لیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی تفسیری نکتہ یا شخصی رائے قرآن وسنت کے مطابق نہیں ہے تو اس کو بلا تردد مسترد کر دیں (فاضربوہ فوق الجدار)۔

قرآن مجید کے اہم مضامین اور اہم تفسیری نکات کو ترتیب دینے کی یہ ایک **طالب علمانہ کوشش** ہے۔ اگرچہ میں عالم نہیں ہوں، صرف علماء کی جماعت کا آخری صف کا طالب علم ہوں۔ مجھے اپنی علمی کوتاہی کا ادراک ہے۔

بقول شاعر:

احب الصالحین ولست منہم

لعل اللہ ان یرزقنی صلاحاً

میں علماء و صلحاء سے محبت رکھتا ہوں، اگرچہ ان میں سے نہیں ہوں۔ لیکن اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی ان جیسا نیک اور صالح بنادے۔ آمین

الحمدللہ، آئمہ کرام، علماء، خطباء، اہل علم اور ہر خاص وعام نے اس کاوش کی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنی پر خلوص دعاؤں اور اصلاحی مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بلاشبہ اس کاوش کا اجر سوائے اللہ رب العالمین کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قرآن کی اس حقیر خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور سب کیلئے فائدہ مند بنائے۔ آمین

آخر میں اللہ ربّ العالمین کا بے پناہ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کو کرنے کی **توفیق** اور **سعادت** نصیب فرمائی۔ اللھم لا سھل إلا ما جعلتہ سھلا۔۔ اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کر دے۔

طالب دعا:

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (لندن)

شعبان المعظم، 1447۔ فروری، 2026

قرآن کا تعارف

دنیا کی سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید کو بندوں کی رشد وہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے۔، یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے نازل کیا جانے والا ایسا کلام ہے جس کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

الرّحمٰن علّم القرآن۔ بڑی رحم دل ہستی (رحمٰن) نے قرآن سکھایا۔

قرآن کا سیکھنا اللہ کی رحمت کی علامت ہے۔

قرآن کے حقوق

قرآن کے پانچ بنیادی حقوق ہیں۔

اس پر ایمان لانا،

اس کی تلاوت کرنا،

اس کو سمجھنا،

اس پر عمل کرنا،

اس کی آفاقی دعوت کو دوسروں تک پہنچانا۔

قرآن کے ان حقوق کی ادائیگی کیلئے کوشش کرنا ہر مسلمان کی زندگی کا مشن ہونا چاہیئے۔

بقول شاعر:

؎ گر تو می خواہی مسلماں زیستن

نیست ممکن جز بقرآں زیستن

یعنی اگر تو مسلمان بن کر زندہ رہنا چاہتا ہے تو یہ زندگی قرآنِ پاک کے بغیر ممکن نہیں۔

اللہ تبارک وتعالٰی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن پڑھنے، اس کی تعلیمات کو سمجھنے، اس پہ عمل کرنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تلاوت قرآن کے آداب

طہارت،

محبت واحترام،

توجہ اور یکسوئی،

تعوّذ، تسمیہ،

ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر تجوید کے ساتھ پڑھنا،

عمل کی نیت،

اپنے رب سے ہم کلامی،

تلاوت کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

مطالعہ قرآن کے آداب

نیت کی درستگی،

ہدایت کی طلب اور جستجو،

اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا،

قرآن کتاب ہدایت ہے سائنس یا میڈیسن کی کتاب نہیں، کہ اس میں سے سائنسی فارمولے تلاش کیئے جائیں۔

قرآن سے اپنا فلسفہ نہ ڈھونڈیے۔

قرآن کے تقاضوں پر عمل،

قرآن صرف ایک تھیوری ہی نہیں بلکہ پریکٹیکل بھی ہے۔جب پڑھا اقیموا الصّلوۃ (نماز قائم کرو) تو نماز باقاعدگی سے پڑھنا شروع کر دو، جب پڑھا آتو الزکوۃ (زکوۃ ادا کرو) تو زکوۃ ادا کرنا شروع کردو،

آیات قرآنی میں تدبّر اور غور وفکر،

کھلے ذہن (Open mind) کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کیجئے۔

ہمیشہ سیاق وسباق کو مد نظر رکھیں۔

See surrounding verses for full comprehension

قرآن بہترین ساتھی ہے

Quran is the best companion and friend

قرآن کے نام

قرآن کے کئی نام آئے ہیں۔

قرآن کو کتاب ہدایت،

کتاب فرقان (حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب) کہا گیا۔

Way of Life, قرآن ایک دستور حیات اور لائف سٹائل ہے۔

قرآن ایک ایسا راستہ دکھاتا ہے جو اللہ کی رضا اور اسکی جنّت کی طرف لیجاتا ہے۔

قرآن تربیت کا ایسا نظام دیتا ہے جو ایک انسان کو مثالی انسان بناتا ہے۔

قرآن ایک ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش رد نہیں ہو گی۔

قرآن ایک ایسا سایہ دار درخت ہے جو اپنے نیچے بیٹھنے والوں کو قلبی سکون اور راحت دیتا ہے۔

قرآن ایک ایسا امام ہے جو اپنی اقتدا کرنے والوں کو زمانے کا امام بنا دیتا ہے۔

قرآن پڑھنے والوں کیلئے تین عظیم دعائیں

قرآن کو یاد کرنے میں آسانی کی دعا

رب اشرح لی صدری و یسّرلی امری، واحلل عقدة من لسانی یفقهوقولی۔

سورہ الم نشرح۔ یہ سورت بھی قرآن پڑھنے میں آسانی اور حفظ میں سہولت کیلئے پڑھی جاسکتی ہے۔۔

تلاوت کے بعد کی دعا

اللهم ارحمنا بالقرآن العظيم واجعله لنا إمامًا ونورًا وهدًى ورحمة۔ اللهم ذكّرنا منه ما نسينا، وعلّمنا منه ما جهلنا، وارزقنا تلاوته آناء الليل وأطراف النهار، واجعله لنا حجّة يارب العالمين۔

قرآن کے انوارات و برکات سے استفادہ کی دعا

اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ، سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذَھَابَ ھَمِّیْ۔(مسند احمد)

اس دعا میں ہم کیا مانگ رہے ہیں؟

اللہ کے ہر ممکنہ ناموں کا واسطہ دیکر اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ

ان تجعل القرآن ربیع قلبی.....اے اللہ، قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے۔

بہار جسطرح زمین میں زندگی اور تازگی واپس لاتی ہے اسی طرح ہمارے غمگیں دکھی دل کو بھی قرآن کی برکت سے موسم بہار کی طرح خوش و خرم اور تروتازہ کردے۔

یہ قرآن جو میں نے پڑھا، سمجھا، سیکھا، سکھایا، عمل کیا اس کی بدولت میرا دکھ، درد، غم، تکلیف دور کردے۔ آمین

پارہ۔ 1

Part 1

قرآن مجید کا پہلا پارہ سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ کی پہلی 141 آیات پر مشتمل ہے۔

سورۃ الفاتحہ

The Opening Chapter of the Quran

قران کریم کی سورتوں کے آغاز میں مماثلت

قران کریم کی بعض سورتوں کے آغاز میں مماثلت پائی جاتی ہے:

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز اللہ کی حمد (الحمد للہ) سے ہوتا ہے: سورۃ الفاتحہ، سورۃ الانعام، سورۃ الکھف، سورۃ سباء، سورۃ فاطر۔ یہ

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا اغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح (سبّح یا یسبّح) سے ہوتا ہے: سورۃ الحدید، سورۃ الحشر، سورۃ الصف، سورۃ الجمعہ، سورۃ التغابن۔

قرآن مجید کی سات سورتوں کا آغاز حٰمٓ سے ہوتا ہے۔انہیں حوامیم سبعہ یا آل حم کہا جاتا ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما ان سورتوں کو قرآن مجید کا خلاصہ لباب القرآن اور جنت کے سرسبز باغات روضٰت الجنٰت کہتے ہیں۔ان سات سورتوں کے نام یہ ہیں: 1۔مومن، 2۔حم سجدہ (دوسرا نام سورۃ فصلت)، 3۔شوریٰ، 4۔زخرف، 5۔دخان، 6۔جاثیہ، 7۔احقاف۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز نبی کریم ﷺ سے منسوب ہے۔ان سورتوں کا آغاز یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔سورۃ احزاب، سورۃ الطلاق، سورۃ التحریم، سورۃ المزّمل، سورۃ المدثّر۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز صیغہ امر قُلْ سے ہوتا ہے۔ مثلاً قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔یہ پانچ سورتیں یہ ہیں: سورۃ جن، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس۔

قرآن کریم کی پانچ سورتیں حرف ندا "یا" سے شروع ہوتی ہیں مثلاً یاایّھا النّاس۔یہ سورتیں سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج، سورۃ الحجرات، سورۃ الممتحنہ۔

قرآن مجید کی کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام

قرآن مجید کی کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام آئے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے نام

سورہ فاتحہ کے بھی کئی نام آئے ہیں جو تقریباً 25 ہیں۔مشہور نام یہ ہیں:

دیباچہ قرآن،

Preface of the Quran

سورۃ الحمد۔اس سورت میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کی گئی

سورۃ الصّلوٰۃ۔نماز کی سب سے اہم سورت،

سورۃ الدعاء۔(یہ سورت دراصل ایک دعا ہے۔اس میں دعا کا طریقہ بھی سکھایا گیا)

سورہ سبع مثانی۔(بار بار دہرائی جانے والی سات آیات)

ام الکتاب۔کتاب کی اصل،بنیاد

امّ القرآن،

اساس القرآن۔اس سورت کو قرآن کی اساس،بنیاد اور جڑ کہا گیا۔

عبداللہ بن عبّاسؓ سے مروی ہے:اساس الکتب القرآن واساس القرآن الفاتحہ واساس الفاتحہ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔تمام کتابوں کی اساس قرآن ہے، قرآن کی بنیاد سورۃ الفاتحہ ہے،اور سورۃ الفاتحہ کی بنیاد بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ہے۔

اس کو سورۃ الوافیہ بھی کہتے ہیں یعنی اس سورت کا ادب یہ ہے کہ اس سورت ک پورا اور مکمل پڑھا جاتا ہے۔

اس کو سورۃ الکافیہ بھی کہتے ہیں یعنی یہ سورت ہماری بہت ساری دینی اور دنیاوی ضروریات کیلئے کافی ہے۔

سورت فاتحہ پر عمل کرنے سے باقی قرآن پر عمل آسان ہو جاتا ہے۔

سورۃ الکنز۔اس سورت کو سورۃ الکنز(خزانہ) بھی کہا گیا۔

سورہ شفاء،

اس سورت کو سورۃ الرّقیہ اور دم والی سورت بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کو بیماری میں شفاء کی نیت سے پڑھنا یا پڑھ کر مریض پر دم کرنا ایک مسنون عمل ہے۔جادو، نظر بد کیلئے یا عام حفاظت بھی اس سورت کو پڑھا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ ایک بے مثل سورت ہے۔اس جیسی کوئی اور سورت کسی آسمانی کتاب بشمول قرآن مجید موجود نہیں۔

اس سورت سے قرآن کا آغاز ہوتا ہے،

نزول کے اعتبار سے پہلی مکمل نازل ہونے والی سورت ہے،

یہ ایک لحاظ سے قرآن کا خلاصہ ہے،

نماز بھی اسی سے شروع ہوتی ہے،

حدیث:لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک سورت فاتحہ کی تلاوت نہ کیجائے۔

سورت فاتحہ سات آیات پر مشتمل سورت ہے جس میں ہمیں:

دعا کا طریقہ بتایا گیا۔ کس سے دعا مانگی جائے اور کیسے مانگی جائے۔

حدیث: جب اللہ سے دعا مانگو تو سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجو، اسکے بعد اللہ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرو۔

سورہ فاتحہ کے تین حصے ہیں۔

شروع میں اللہ کی حمد و ثنا ہے۔

درمیان میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور بندے کی درخواست بھی ہے۔

آخری حصے میں بندے کی دعا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر حدیث قدسی کی روشنی میں

ایک حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر لیا ہے۔ آدھی سورہ فاتحہ میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔

جب بندہ الحمد اللہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"حمدنی عبدی" میرے بندے نے میری حمد بیان کی"

جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اثنی علی عبدی۔ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی

جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

میرے بندے نے میری عظمت و بزرگی کا اعتراف کیا

جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ھٰذا بینی و بین عبدی۔ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے

جب بندہ اھدنا الصّراط المستقیم سے آخر تک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ھٰذا العبدی ولعبدی ماسأل۔ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اسے مل جائے گا۔

اہم تفسیری نکات

قرآن کی پہلی آیت:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

First verse of Qur'an

In the Name of Allah—the Most Compassionate, Most Merciful.

بسم اللہ کی برکات

Blessings of Bismillah

بسم اللہ ایک دعائیہ کلمہ ہے جو ہر سلیم الفطرت انسان کے دل کی صدا ہے۔

ہر کار خیر اور قابل ذکر جائز کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

حدیث: جو کام بسم اللہ سے نہ شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت اور نامکمل رہتا ہے۔

بسم اللہ کی برکت سے انسان کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق، تائید اور مدد شامل ہو جاتی ہے اور وہ کام جلدی مکمل ہو جاتا ہے۔

انسان صحیح ترین نکتے سے کام کا آغاز کرتا ہے۔

A Positive start

بسم اللہ سے شروع کیا گیا کام شروع سے لے کر آخر تک بابرکت رہتا ہے۔

قرآن کھولو تو سب سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کا دو دفعہ تذکرہ ہے۔

ہدایت کی دعا

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

(اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

Guide us along the Straight Path.

ہم سب ہر نماز میں ہدایت کی بار بار دعا کرتے ہیں۔ جو بھی نماز پڑھ رہا ہے چاہے بہت بڑا عالم ہے، امام ہے، اللہ کا ولی ہے، عام مسلمان ہے، گناہگار ہے یا نیک ہے سب ہدایت کی دعا کرتے ہیں اس لیے کہ سیدھے راستے پر چلنا سب کیلئے ضروری ہے چاہے وہ عالم ہو یا عام آدمی۔

صراط مستقیم کیا ہے؟

What is Right Path?

صراط مستقیم سے مراد قرآن وسنّت کا راستہ ہے۔

حدیث: علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔۔۔

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنی چاہئے۔

سورۃ البقرۃ

Chapter 2: The Cow

سورہ البقرۃ کی خصوصی فضیلت

Special Virtues of Surah Al-Baqarah

سورۃ البقرہ قرآن مجید کی سب سے لمبی سورت ہے جو 286 آیات پر مشتمل ہے۔

Surah Al-Baqarah is the longest Surah of the Holy Qur’an. This Surah is invitation to the Divine Guidance and all the stories, incidents, etc., revolve around this central theme. This Surah is also called Summary of Qur’an.

اس سورت کو قرآن کا خلاصہ کہا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سیّد الکلام القرآن و سیّد القرآن البقرہ و سیّد البقرہ آیۃ الکرسی۔

سارے کلاموں کا سردار کلام قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کی سردار سورت البقرہ ہے اور سورۃ البقرہ کی سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ ۔

ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورت البقرہ ہے۔ترمذی

حدیث: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا فَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانِ۔(مسلم، ترمذی، منداحمد)

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناو(یعنی گھروں میں بھی تلاوت اور نیکیوں کا اہتمام کیا کرو)، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورہ البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔مسند احمد

حدیث: تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةَ۔

سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے، اس کا چھوڑنا حسرت اور بد نصیبی ہے اور اہل باطل (شیاطین، جادو گر) اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص سورہ بقرہ کی دس آیات کو پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس رات شیطان اور ہر قسم کی آفات اور بلاوں اور مصیبتوں سے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ وہ دس آیات یہ ہیں: سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے متصل بعد دو آیات، سورہ بقرہ کی آخری تین آیات۔

حضور ﷺ نے فرمایا مجھے معراج کے موقع پر تین تحفے دیے گئے۔

1۔ ہر کلمہ گو شخص (بالآخر) جنت میں جائے گا۔

2۔ پانچ نمازوں کا تحفہ۔

3۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات

قرآن مجید کی طویل ترین آیت (آیت مداینت) سورہ بقرہ میں ہے۔

قرآن مجید کی سورتوں کے نام ان سورتوں کا موضوع نہیں ہیں بلکہ سورتوں میں ذکر ہونے والے کسی نام یا واقعہ پر سورت کا نام دے دیا گیا۔

سورہ البقرہ میں ذکر ہونے والے گائے کے واقعہ کی وجہ سے اس کا نام البقرہ (گائے) رکھ دیا گیا۔ یہ نام اس سورت کا موضوع نہیں ہے۔

سورہ بقرہ قرآن کا خلاصہ ہے۔ اس میں ایمان کے بنیادی اصول، توحید باری تعالیٰ، رسالت، آخرت، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، ہر شعبہ زندگی سے متعلق ہدایات، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق، اصلاح ظاہر و باطن کے متعلق بنیادی اصول اور ہدایات دی گئیں ہیں۔

پہلا رکوع: الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَۙ۔ (البقرہ۔1)

خلاصہ رکوع: حروف مقطعات، قرآن کتاب ہدایت، متقی لوگوں کی صفات، ایمان بالغیب کی اہمیت، ایمانیات، عبادات، ارکان اسلام، اقامت صلوٰۃ وزکوٰۃ، آسمانی کتابوں پر ایمان، فکر آخرت، ہدایت یافتہ لوگوں کی صفات، مخصوص منکرین کا ذکر۔

الٓمّٓ۔ الف، لام، میم

حروف مقطعات،

ان کے معانی صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو معلوم ہیں۔ اللہ و رسولہ اعلم بمرادہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَۙ

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔ (البقرہ۔2)

This is the Book! There is no doubt about it—a guide for those mindful ˹of Allah˺. (2:2)

قرآن، لاریب کتاب یعنی شکوک و شبہات سے بالاتر سچی کتاب ہے۔

قرآن ساری انسانیت کیلئے ہدایت ہے (ھدی للنّاس) مگر اس سے حقیقی فائدہ وہی اٹھائیں گے جو اپنے اندر تقوٰی اور خوف خدا پیدا کریں گے۔ (ھدی للمتقین)۔

متقین کی صفات

Basic Articles of Faith

These introductory verses declare the Quran to be the Book of Guidance, enunciate the articles of the Faith -- belief in Allah, Prophethood, and Life-after-death; Also mentioned main practices Prayer, Charity etc.

ایمانیات

Declaration of Faith

اسلامی عقائد

نماز کے بنیادی مسائل

How to perform prayer?

زکوۃ کے بنیادی احکامات

What are rules of giving charity?

ا۔ایمان بالغیب۔بن دیکھے ایمان کی خاص فضیلت۔اللہ،رسولوں،فرشتوں آخرت کو نہیں دیکھا مگر ایمان لانا۔عبداللہ بن مسعود فرماتے کہ جن لوگوں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا پھر بھی آپؐ پر ایمان لائے ان کے ایمان کی بھی ایک خاص فضیلت ہے۔(بحوالہ ابن کثیر)

2۔نماز قائم کرنا۔

3۔اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنا۔

4۔آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

اور جو کتاب (اے محمد ﷺ) تم پر نازل ہوئی (یعنی قرآن) اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروںؑ پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔(البقرہ۔4)

And who believe in what has been revealed to you ˹O Prophet˺ and what was revealed before you and have sure faith in the Hereafter. (2:4)

اس آیت میں آپ ﷺ اور آپؐ سے پہلے نازل ہونے والی وحی پر ایمان کا تذکرہ ہے لیکن آپؐ کے بعد کسی نئے نبی یا وحی پر ایمان کا ذکر نہیں۔قرآن میں چالیس سے زیادہ مقامات پر جہاں کہیں نبی،رسول،وحی یا کتاب بھیجنے کا ذکر ہے سب کے ساتھ من قبل اور من قبلک (آپ ﷺ سے پہلے) کی قید لگی ہوئی ہے،کہیں من بعد (آپ ﷺ کے بعد) کا اشارہ نہیں۔قرآن کا یہ انداز خود شہادت دے رہا ہے کہ نبوت و رسالت اور وحی کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا۔

اس لحاظ سے قرآن کی ابتدائی آیات میں ہی عقیدہ ختم نبوت کو واضح کر دیا گیا۔

5۔یوم آخرت پر یقین رکھنا۔

جن کے اندر یہ صفات ہونگی وہ حقیقی طور پر کامیاب اور ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔

پانچ ارکان اسلام

Five Pillars of Islam

حدیث: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ۔

حضرت ابن عمر (رض) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیادیں پانچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت کی گواہی دینا۔ نماز قائم رکھنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاری، مسلم)

ہدایت یافتہ لوگ

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔ (البقرہ۔5)

It is they who are ˹truly˺ guided by their Lord, and it is they who will be successful. (2:5)

ہدایت سے محروم لوگ

انّ الذین کفرو سواً علیھم۔۔۔۔البقرہ۔آیت۔ 6

مخصوص منکرین کا ذکر جن کے دلوں پر ہدایت سے محرومی کی مہر لگادی گئی۔

یہاں منکرین سے مراد وہ خاص لوگ ہیں جو اسلام دشمنی میں ساری حدیں پار کر گئے جس وجہ سے دولت ایمان سے محروم کر دیئے گئے مثلاً ابو جہل، ابولہب وغیرہ۔ ورنہ بہت سارے لوگ کفر و شرک چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں بلکہ ان میں سے بعض نے صحابیت کا درجہ پایا، بعض نے دین کی خدمت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا لہٰذا عام منکرین اس آیت کے مخاطب نہیں۔

دوسرا رکوع: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔۔۔ (البقرہ۔8)

رکوع کے تفسیری نکات

منافقین کا تعارف، منافقین مدینہ کا پس منظر، نفاق کی قسمیں، اعتقادی نفاق، منافقین کے دلوں میں بیماری، نفاق ایک ذہنی اور نفسیاتی بیماری کا نام ہے۔ خود فریبی کا شکار لوگ، منافقانہ طرز زندگی کی ممانعت

منافقین کا ذکر

البقرہ کے دوسرے رکوع کی تیرہ آیات میں منافقین کا ذکر ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

اور کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان دار نہیں ہیں۔(البقرہ۔8)

And there are some who say, "We believe in Allah and the Last Day," yet they are not ˹true˺ believers. (2:8)

مومنین اور منافقین میں فرق:

منافقین کی خصلتیں مومنین کے بالکل بر خلاف ہوتی ہیں۔

مومن بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں منافق برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلائیوں سے منع کرتے ہیں۔

مومن سخی ہوتے ہیں منافق بخیل ہوتے ہیں۔

مومن ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں۔ منافق یادِ الٰہی بھلائے رہتے ہیں۔

The meaning of hypocrisy

Signs of hypocrisy

منافقین کی کئی خصلتیں مذکور ہیں: جھوٹ، دھوکہ، عدم شعور، قلبی بیماریاں، سفاہت، احکام الٰہی کا استہزاء، فتنہ و فساد، جہالت، ضلالت، تذبذب۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں منافقوں کی یہی حالت ہے کہ زبان پر کچھ، دل میں کچھ، عمل کچھ، عقیدہ کچھ، صبح کچھ اور شام کچھ کشتی کی طرح جو ہوا کے جھونکے سے کبھی ادھر ہو جاتی ہے کبھی ادھر۔

بقول شاعر:

؎ سجدہ خالق کو بھی، ابلیس سے یارانہ بھی

حشر میں کس سے عقیدت کا صلہ مانگو گے؟

نفاق کی قسمیں

1۔اعتقادی نفاق۔ عقیدے میں نفاق موجود ہو۔ ہمیں بہر حال صرف ظاہر پر فیصلہ کرنا ہے۔ حدیث: اذارائیتم الرجل یعتاد الی المساجد فاشھدو لہ بالایمان۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ باقاعدگی سے مسجد میں آتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔

بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اعتقادی نفاق کا معاملہ صرف نبی اکرم ﷺ کے دور کے ساتھ خاص تھا۔اب ہر شخص یا تو مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ دلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں لہٰذا کسی شخص کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے شخص پر نفاق کا لیبل لگائے۔

2۔ عملی نفاق۔احادیث میں مخصوص اعمال کا ذکر ہے جو نفاق کی علامات ہیں۔

نفاق ایک ذہنی کیفیت اور نفسیاتی بیماری کا نام ہے۔

تیسرا رکوع: يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ --- (البقرہ۔21)

ہدایت اور ضلالت کے اعتبار سے انسانوں کے تین گروہوں کے تذکرے کے بعد پوری انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی دعوت دی جا رہی ہے۔اس کے علاوہ اللہ کی ربوبیت کے دلائل، قرآن کے چیلنج کا ذکر ہے۔اور پھر بتایا گیا کہ روئے زمین پر موجود ساری چیزیں اور نعمتیں انسان کیلئے پیدا کی گئیں۔

ساری انسانیت کو دعوت توحید

يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔(البقرہ۔21)

O humanity! Worship your Lord, Who created you and those before you, so that you may become mindful ˹of Him˺. (2:21)

کائنات کا نظام اللہ کے وجود پر دلیل ہے

ے کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے

وہی خدا ہے

سورج ایک مقرر راستہ پر پچھلے پانچ ارب سال سے چھ سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے مسلسل چلا جارہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کا خاندان 9 سیارے، 200 سے زیادہ چانداور بے شمار اجرام فلکی کا قافلہ اسی رفتار سے جارہا ہے۔ کبھی نہیں ہوا کہ تھک کر کوئی پیچھے رہ جائے یا غلطی سے کوئی ادھر ادھر ہو جائے۔سب اپنی اپنی راہ پر اپنے اپنے پروگرام کے مطابق نہایت تابعداری سے چلے جارہے ہیں۔

اب بھی اگر کوئی کہے کہ نظام کائنات تو ہے لیکن چلانے والا کوئی نہیں،ڈیزائن تو ہے لیکن ڈیزائنر نہیں،کنٹرول تو ہے لیکن کنٹرولر نہیں۔سسٹم تو ہے مگر سسٹم چلانے والا کوئی نہیں؟

سب سے بڑا گناہ:شرک

حدیث:أَنْ تَجْعَلَ للهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ۔سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔بخاری، مسلم

أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

ے وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے بندے کو نجات

اعجاز قرآن

قرآن کا چیلنج

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ہم نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔(البقرہ۔23)

The miracle of the Qur'an

And if you are in doubt about what We have revealed to Our servant, then produce a sûrah like it and call your helpers other than Allah, if what you say is true.

نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن مجید

Qur’an is the greatest miracle given to Prophet Muhammad (PBUH).

چوتھا رکوع: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔۔۔ (البقرہ۔30)

اس رکوع میں منصب انسانیت،انسان کی تخلیق کا مقصد،شیطانی رویے (سرکشی، تکبر، حسد) اور بندگانہ رویے (توبہ، رجوع الی اللہ، ہدایت کی پیروی) کو بیان کیا گیا۔

انسان کے اعزازات

اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان آدمؑ کو فضیلت اور عظمت بخشنے کیلئے اس پر کئی احسانات کیے:

1۔انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا گیا۔

2۔اس کو زمین پر اللہ کا نائب بنایا گیا۔

3۔فرشتوں سے اس کو سجدہ کروایا گیا۔

4۔ انسانیت کا آغاز علم کی روشنی سے ہوا۔پہلے انسان کو کو تمام اشیاء کا علم سکھایا گیا۔

5۔جنّت کو انسان کا پہلا مسکن بنایا گیا۔

6۔ غلطی کے بعد توبہ کا موقع عطا کیا گیا۔انسان کی توبہ کو قبول کیا گیا۔

7۔ دنیا کا پہلا انسان پہلا نبی بھی تھا۔

7۔انسان کا اصل مقام جنت ہے۔زمین پر آسمانی ہدایت کی پیروی کی صورت میں انسان کو دوبارہ جنت کا حقدار بنایا گیا۔

تخلیق انسانی کی ابتدا

The creation of Mankind

The story of the appointment of Adam as Allah's Vicegerent on Earth, of his life in Paradise, of his falling a prey to the temptations of Satan, of his repentance and its acceptance, has been related to show to mankind (Adam's offspring), that the only right thing for them is to accept and follow the Guidance. This story also shows that the Guidance of Islam is the same that was given to Adam and that it is the original religion of mankind.

تخلیق آدم

قصّہ آدم وابلیس۔کائنات میں بنی نوع انسان کا مقام، خلیفہ فی الارض۔انسان، اللہ کا نائب

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے عرض کیا: کیا تُو زمین میں کسی ایسے شخص کو (نائب) بنائے گا جو فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ (البقرہ۔30)

Human Authority on Earth

⌜Remember⌝ when your Lord said to the angels, “I am going to place a successive ⌜human⌝ authority on earth.” They asked ⌜Allah⌝, “Will You place in it someone who will spread corruption there and shed blood while we glorify Your praises and proclaim Your holiness?” Allah responded: I know what you do not know. (2:30)

Allah knew that there would be many righteous people who would do good, make peace, and stand up for justice. Since humans have free choice in this world, whoever chooses to believe and do good is better in the sight of Allah than all others.

خلافت آدم کا مفہوم

آدم (علیہ السلام) کی دوسری مخلوقات پر وجہ فضیلت: علم

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔۔۔(البقرہ۔31)

تعارف ابلیس

ابلیس کا گناہ۔ تکبر

سجدے سے انکار

حضرت قتادہ فرماتے ہیں سب سے پہلا گناہ یہی تکبر ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا۔

حدیث: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ۔

صحیح حدیث میں ہے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

Hadith: Anyone has an atom's weight of arrogance in his heart will not enter Paradise.

آدمؑ اور حواؑ جنت میں

Adam and Eve in Paradise (2:35)

جنّت میں امتحان

البقرہ۔35

سفر ارضی کا آغاز

زمین پر آمد

دنیا میں عارضی قیام:

وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ

اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھیرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔البقرہ۔36

Our Stay in the World is temporary

You will find in the earth a residence and provision for your appointed stay. (2:36)

Both Adam and Eve were deceived by Iblis.

Both made repentance and were later forgiven. There is no concept of original sin in Islam.

آدمؑ وحواؑ کی توبہ

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اس وقت آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی، جس کو اس کے رب نے قبول کر لیا، کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(البقرہ۔37)

Repentance of Adam and Eve

Then Adam was inspired with words ˹of prayer˺ by his Lord, so He accepted his repentance. Surely He is the Accepter of Repentance, Most Merciful. (2:37)

توبہ واستغفار: سنت انبیاءؑ

غلطی اور لغزش کے بعد توبہ شیوہ انبیاؑ ہے۔ لیکن غلطی کے بعد غلطی پر ڈٹ جانا اور اپنے گناہ کی تاویلیں کرنا ابلیس کا طریقہ ہے۔

اللہ تعالٰی کے عطا کردہ توبہ کے کلمات کا متن

Dua of Repentance

The prayer that Adam and Eve were inspired to say is mentioned in 7:23:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

Our Lord! We have wronged ourselves. If You do not forgive us and have mercy on us, we will certainly be losers.”

اہلِ زمین کو ہدایت الٰہی کی پیروی کا حکم (البقرہ۔38)

Follow Divine guidance

پانچواں رکوع: يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ۔۔۔ (البقرہ۔40)

اس رکوع میں سچ اور جھوٹ یعنی حق اور باطل کی آمیزش کی ممانعت، حق کو چھپانا، باجماعت نماز کی اہمیت، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ خود بھی اس بھی اس پر عمل پیرا ہو، صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کرو۔ نماز میں خشوع اور خشیت الٰہی پیدا کرو۔

جھوٹ اور سچ کو نہ ملاؤ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔(البقرہ۔42)

Do not mix truth with falsehood

Do not mix truth with falsehood or hide the truth knowingly. (2:42)

حق بات کو چھپانا یا اس میں خلط ملط اور تلبیس کرنا حرام ہے۔۔

باجماعت نماز کی اہمیّت

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو(باجماعت نماز ادا کرو)۔(البقرہ۔43)

Charity and congregational prayer

Establish prayer, pay Zakat and bow down with those who bow down. (2:43)

What is Charity (Zakat)?

The compulsory charity (zakâh) is the payment of 2.5% of someone's savings only if the amount is equivalent to or greater than eighty-five grams of gold if that amount remains untouched for a whole Islamic year—around 355 days.

رکوع والی نماز: امّت مسلمہ کی خاص عبادت

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ: رکوع کے لغوی معنی جھکنے کے ہیں۔اصطلاح شرع میں اس خاص جھکنے کو رکوع کہتے ہیں جو نماز میں کیا جاتا ہے۔

آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔یہاں ایک بات یہ قابل غور ہے کہ نماز کے تمام ارکان میں سے اس جگہ رکوع کی تخصیص کیوں کی گئ؟ حالانکہ نماز میں سجدہ بھی ہے، قیام بھی ہے، تشہد بھی ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ باقی مذاہب (مثلاً اہل کتاب) کی نماز میں سجدہ وغیرہ تو تھا مگر رکوع نہیں تھا۔رکوع صرف اسلامی نماز کی خصوصیات میں سے ہے۔اس لئے راکعین کے لفظ سے امت مسلمہ کے نمازی مراد ہوں گے جن کی نماز میں رکوع بھی ہے۔

صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَۙ

صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے سوائے ان لوگوں کے لئے جو خشوع و خضوع والے ہیں۔البقرہ۔45

Seek help through patience and prayer

And seek help through patience and prayer. Indeed, it is a burden except for the humble. (2:45)

چھٹا رکوع: يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ۔۔۔ (البقرہ۔47)

اس رکوع میں بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا ذکر، تخویف قیامت، شفاعت باطلہ، تاوان دیکر نجات کے عقیدے کا ابطال، فرعون سے نجات، بچھڑے کی پوجا، تورات کا ذکر، مطالبہ دیدار الٰہی، بادل کا سایہ اور من وسلوی کا نزول کا ذکر ہے۔

قرآنی اسلوب: قرآن گذشتہ قوموں کے حالات عبرت، نصیحت اور سبق حاصل کرنے کیلئے کرتا ہے نہ کہ قصہ گوئی اور تاریخ دانی کیلئے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن جزئیات پر بحث نہیں کرتا، شہروں کے نام اور واقعات کی تاریخ اور دن نہیں بتاتا۔ان کو بیان کرنے کا صرف یہ مقصد ہے

کہ آج کے مسلمان اپنے آپ کو ان اعتقادی گمراہیوں، گناہوں، کمزوریوں اور غلط فہمیوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں جن کا شکار پچھلی قومیں یا افراد ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ سوائے قصہ یوسفؑ کے قرآن میں کسی نبی یا قوم کا ایک جگہ تذکرہ بیان نہیں کیا گیا۔ نوحؑ کا تذکرہ 28 مقامات پر کیا گیا۔ ابراہیمؑ کا تذکرہ 25 مقامات پر کیا گیا۔ موسیٰؑ کا تذکرہ 58 مقامات پر کیا گیا۔ آدمؑ کا تذکرہ 25 مقامات پر آیا۔

بنی اسرائیل سے خطاب

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اے اولادِ یعقوب! یاد کرو میرے وہ احسان جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تمہیں سب لوگوں پر فضیلت دی۔ (البقرہ۔47)

O Children of Jacob! Remember ˹all˺ the favours I granted you and how I honoured you above the others.

بنی اسرائیل کون تھے؟

Who were Children of Jacob?

اسرائیل (بمعنی عبداللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب یا دوسرا نام تھا۔ بنی اسرائیل سے مراد یعقوبؑ کی آل، اولاد۔ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے جن سے بارہ قبیلے بنے اور ان میں بکثرت انبیاء اور رسل تھے۔ بنی اسرائیل کو عرب میں ان کی گزشتہ تاریخ اور علم و مذہب سے وابستگی کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل تھا اس لئے انہیں گزشتہ انعامات الٰہی یاد کرائے جا رہے ہیں۔

یوم حشر کا منظر

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۔

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کے لیے کوئی سفارش قبول ہو گی اور نہ اس کی طرف سے بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ البقرہ۔48

Scenario of Day of Judgement

Guard yourselves against the Day on which no soul will be of help to another. No intercession will be accepted, no ransom taken, and no help will be given.

What is intercession?

Intercession is the act of pleading with Allah on behalf of another person on the Day of Judgment.

بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات واحسانات

فرعون سے نجات،

آسمانی کھانا(من وسلوی کا اہتمام)،

پانی کے چشمے،

تپتے صحرا میں بادلوں کا سایہ

احسانات الٰہیہ کی تفصیل

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰىؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔

اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من وسلوا اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ 'اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(البقرہ۔57)

Heavenly Meal and other blessings

And ˹remember when˺ We shaded you with clouds and sent down to you manna and quails, ˹saying˺, “Eat from the good things We have provided for you.” The evildoers ˹certainly˺ did not wrong Us but wronged themselves. (2:57)

ساتواں رکوع: وَاِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ۔۔۔ (البقرہ۔60)

اس رکوع میں موسیٰؑ کی پانی کی دعا، بارہ چشموں کا جاری ہونا، احسانات کے جواب میں کفران نعمت، ناشکری۔ اور اس کے نتیجے میں مسکنت اور ذلت کا ذکر ہے۔

موسیٰ ؑ کی اپنی قوم کیلئے پانی کی دعا

وَاِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ --- (البقرہ۔60)

یاد کرو، جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کونسی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے۔۔۔۔(البقرہ۔60)

Moses's Dua for Water

And ⸢remember⸣ when Moses prayed for water for his people, We said, "Strike the rock with your staff." Then twelve springs gushed out, ⸢and⸣ each tribe knew its drinking place.

خشک سالی، قحط سالی میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی سنت ہے۔اگر باقاعدہ نمازِ استسقاء کا اہتمام نہ ہو سکے تو کسی بھی وقت یا عام نمازوں میں یا جمعہ کے موقع پر بارش کیلئے خصوصی دعا جا سکتی ہے۔

نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر زمین میں فساد برپا نہ کرو

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔

اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔البقرہ۔60

Don't spread corruption on Earth

Eat and drink of Allah's provisions, and do not go about spreading corruption in the land.

انعامات کے جواب میں ناشکری، بے صبری، نعمتوں کی ناقدری اور سرکشی،

آٹھواں رکوع: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ--- (البقرہ۔62)

اس رکوع میں فرمایا گیا کہ اسلام سب کیلئے ہے اور اس کی دعوت عام ہے۔دینِ اسلام میں داخلے کے دروازے کسی کیلئے بند نہیں ہیں۔ کوئی بھی انسان چاہے وہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو یا نہ ہو وہ اس کی تعلیمات کو قبول کر کے اس میں داخل ہو سکتا ہے۔

اخروی کامیابی کا اصول ایمان واعمال صالح ہے۔

یوم السبت کی نافرمانی اور سزاء، گائے کے بارے میں حکم میں پس وپیش اور بادی النظر میں غیر ضروری سوالات سے گریز کی تلقین اس رکوع میں شامل ہے۔

وسیع البنیاد دعوت

ہدایت کی طرف دعوت عامہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ۔62)

جو کوئی مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابئ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان کا اجر ان کے رب کے ہاں موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔البقرہ۔62

Extended invitation to the Guidance

Indeed, the believers, Jews, Christians, and Sabians (Atheists)—whoever believes in Allah and the Last Day and does good will have their reward with their Lord. And there will be no fear for them, nor will they grieve.

فرماں برداروں کے لئے بشارت

کامیابی کا پیمانہ۔حسب ونسب نہیں بلکہ ایمان اور اعمال صالح ہے۔

صابئ کون؟

صابئین۔صابی کی جمع ہے۔صابی کے معنی ایک تو بے دین اور لامذہب کئے گئے ہیں۔یہ لوگ وہ ہیں جو یقیناً ابتدا میں کسی دین حق کے پیرو رہے ہوں گے اسی لئے قرآن میں یہودیت وعیسائیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا گیا ہے لیکن بعد میں ان کے اندر فرشتہ پرستی اور ستارہ پرستی آگئی یا یہ کسی بھی دین کے پیرو نہ رہے۔اس لئے لامذہب لوگوں کو صابی کہا جانے لگا۔حقیقت حال کا علم تو محض اللہ تعالیٰ کو ہے مگر بظاہر یہی قول اچھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہ یہودی تھے نہ نصرانی نہ مجوسی نہ مشرک بلکہ یہ لوگ فطرت پر تھے کسی خاص مذہب کے پابند نہ تھے یعنی ان لوگوں نے تمام مذاہب ترک کر دیئے تھے بعض علماء کا قول ہے کہ صابی وہ ہیں جنہیں کسی نبی کی دعوت نہیں پہنچی۔واللہ اعلم

شرعی احکام میں حیلہ بازی کی ممانعت

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِىْ السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ۔

تم ان لوگوں کو بھی جانتے ہو جنہوں نے ہفتہ کے دن کے معاملہ میں زیادتی سے کام لیا تو ہم نے حکم دے دیا کہ اب ذلّت کے ساتھ بندر بن جائیں۔ (البقرہ۔65)

Those who cheated with Divine Guidance

You are already aware of those of you who broke the Sabbath. We said to them, "Be disgraced apes!" (2:65)

Although many scholars believe that these individuals were turned into real apes, others interpret this verse in a metaphorical sense. This style is not uncommon in the Quran. See 62:5 and 74:50.

ہفتے والے کون تھے؟

یہ ایلہ بستی کے باشندے تھے ان پر ہفتہ کے دن تعظیم ضروری کی گئی تھی اس دن کا شکار منع کیا گیا تھا۔اور مچھلیاں اسی دن بکثرت آیا کرتی تھیں تو انہوں نے مکاری کی۔ گڑھے کھود لئے۔رسیاں اور کانٹے ڈال دیئے۔ہفتہ والے دن مچھلیاں آجاتیں اور گڑھوں میں پھنس جاتیں۔اتوار کو جا کر وہ ان کو پکڑ لیتے۔اس جرم اور حیلہ سازی پر اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں بدل دیں۔

ان کے بندر بنائے جانے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی جسمانی ہیئت بگاڑ کر بندروں کی سی کر دی گئی تھی اور بعض اس کے یہ معنی لیتے ہیں کہ ان میں بندروں کی سی صفات پیدا ہو گئی تھیں۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں صورتیں نہیں بدلی تھیں بلکہ دل مسخ ہو گئے تھے۔یہ صرف بطور مثال کے ہے جیسے عمل نہ کرنے والوں کو گدھوں سے مثال دی ہے۔(کانھم حمر مستنفرہ۔۔74:50اور دوسری جگہ مثال دی گئی۔۔ کمثل الحمار۔۔62:5)۔اسی طرح بصیرت سے عاری لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ دل اندھے ہیں۔فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ (22:46)

بہر حال چاہے ان پر یہ بگاڑ کا عذاب جسمانی طور پر آیا یا ذہنی طور پر لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ یہ عذاب شدہ لوگ اس کے بعد صرف چند دن تک زندہ رہ سکے۔اس میں معاملے میں ایک حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے جس سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔بعض لوگوں نے حضور ﷺ سے بندروں کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ وہی مسخ شدہ قوم ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم میں مسخ صورت کا عذاب نازل کرتے ہیں تو ان کی نسل نہیں چلتی (بلکہ چند روز میں ہلاک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں) اور پھر فرمایا کہ بندر اور خنزیر دنیا میں پہلے سے بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں (لہٰذا ان سے اس عذاب کا کوئی جوڑ نہیں)۔

اس آیت سے جو سبق ملتا ہے کہ دینی احکامات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ان کے اندر حیلہ سازی کر کے ان پر عمل نہ کرنا اللہ کے غیض و غضب کو دعوت دینے والی بات ہے۔اس آیت سے فقہاء نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دینی معاملات میں کوئی ایسا حیلہ جس سے اصل حکم شرعی باطل ہو جائے حرام ہے۔

گائے کا واقعہ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۔۔۔(البقرہ۔67)

The story of Cow

This sûrah is named after the cow in this story, which happened at the time of Moses (PBUH). A rich man was killed by his nephew, his only heir, and the body was thrown at the door of an innocent man. After a long investigation, no one was identified as the killer. Moses (PBUH) prayed for guidance and was told that the only way to find the killer was to sacrifice a cow and strike the victim with a piece of it. When this was done, the victim spoke miraculously and said who the killer was.

غیر ضروری سوالات کی ممانعت

حدیث: ایک دفعہ حضور ﷺ نے حج کی فرضیت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ فرمایا۔اس پر ایک آدمی نے سوال پوچھا کیا حج ہر سال فرض ہے۔آپؐ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا اور تم سے یہ نہ ہو سکتا۔(مسلم)

نواں رکوع: وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۔۔۔ (البقرہ۔72)

اس رکوع میں گائے کے واقعے کی مزید تفصیلات جس میں مجرم تک پہنچنے کیلئے معجزانہ تفتیش کا ذکر، شقاوت قلبی کا ذکر، باغیانہ کردار کا تجزیہ، کلام اللہ میں تحریف اور تبدیلی کا ذکر، نجات کا اصول، اخروی لحاظ سے خوش فہمی میں مبتلا لوگوں کا تذکرہ۔ کسی فرد یا گروہ سے نسبت اخروی نجات کیلئے کافی نہیں۔ اللہ سے جھوٹی امیدیں نہ لگاؤ۔ دنیا کمانے کیلئے کلام اللہ میں تحریف، مذھب کے نام پر دھوکہ دہی کا تذکرہ۔ اس کے بعد اصحاب النّار اور اصحاب الجنّہ کا اجمالی تذکرہ شامل ہے۔

پتھر دل والوں کا تذکرہ

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ (البقرہ۔74)

پھر اسکے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور بعض پتھر تو ایسے بھی ہیں جن سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو پھٹتے ہیں پھر ان سے پانی نکلتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ (البقرہ۔74)

Stone hearted people

Even then your hearts became hardened like a rock or even harder, for some rocks gush springs; others split, spilling water, while others are humbled in awe of Allah. And Allah is never unaware of what you do.

سنگدلی کے نقصانات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا: ان اللہ رفیق یحب الرفق۔

اللہ تعالٰی نرم دل ہیں اور نرم دلی کو پسند فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیونکہ باتوں کی کثرت دل کو سخت کردیتی ہے اور سخت دل والا اللہ سے بہت دور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

بدبختی کی چار علامات

بزار میں حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ چار چیزیں بدبختی اور شقاوت کی علامتیں ہیں:

1۔ آنکھوں کا خشک ہو جانا یعنی خوف خدا سے آنکھوں سے آنسو نہ بہنا۔

2۔ دل کا سخت ہو جانا۔ رحمدلی کا نہ ہونا، دوسروں پر ترس نہ کرنا

3۔ طول امل: امیدوں کا بڑھ جانا۔

4۔ والحرص الدنیا: دنیا کی حرص پیدا ہو جانا۔ یعنی لالچی بن جانا۔

جنتی لوگ کون؟

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ۔82)

People of Paradise

And those who believe and do good will be the residents of Paradise. They will be there forever. (2:82)

دسواں رکوع: وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔۔۔ (البقرہ۔83)

دس نکاتی عہد نامہ، جزوی ایمان کی مذمت۔

عہد الٰہی کے دس احکامات

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۔

اور جب ہم نے اولاد یعقوبؑ سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا پھر چند آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو جلاوطن کرنا پھر تم نے اقرار کیا اور تم خود گواہ ہو۔(البقرہ۔83-84)

Ten commandments of Allah's covenant

And ˹remember˺ when We took a covenant from the children of Jacob ˹stating˺, "Worship none but Allah; be kind to parents, relatives, orphans and the needy; speak kindly to people; establish prayer; and pay Zakat." But you turned away—except for a few of you—and were indifferent.

And ˹remember˺ when We took your covenant that you would neither shed each other's blood nor expel each other from their homes, you gave your pledge and bore witness. (2:83-84)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کئی احکام اسلام اور سابقہ شریعتوں میں مشترک ہیں جن میں توحید، والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کی خدمت اور تمام انسانوں کے ساتھ گفتگو میں نرمی و خوش خلقی کرنا اور نماز اور زکوٰۃ شامل ہیں۔

میثاق الٰہی میں شامل دس احکامات

1۔ توحید،

2۔ والدین سے حسن سلوک

3۔ صلہ رحمی، تعلقات میں حسن سلوک،

4۔ یتیموں کی خبر گیری

5۔ مسکینوں سے حسن سلوک،

6۔ دوسرے لوگوں سے اچھے انداز میں گفتگو کرنا۔ (قولوللنّاس حسنا)

7۔نماز قائم کرنا،

8۔زکوٰۃ ادا کرنا،

9۔ قتل نفس کی ممانعت

10۔جلاوطنی کی ممانعت

جزوی ایمان کی مذمت

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ---

کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے۔(البقرہ۔85)

No pick and choose

Do you believe in some of the Scripture and reject the rest? (2:85)

دین کو بیچ کر دنیا کمانے والے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے، پس نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو مدد دی جائے گی۔
(البقرہ۔86)

These are the ones who trade the Hereafter for the life of this world. So, their punishment will not be reduced, nor will they be helped.

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ فتنوں کے دور میں انسان صبح کو مومن ہو گا مگر (پروپیگنڈے کا شکار ہو کر) شام کو کافر ہو گا، فرمایا:

يبيع دينه بعرض من الدنيا۔ کہ اپنے دین کو بیچ کر دنیا خرید لے گا۔(مسلم، کتاب الایمان)۔

وہ اس طرح کہ وہ دنیا کے معمولی سے ساز و سامان کی خاطر اپنے دین کو بیچ دے گا، اپنی جھوٹی شہرت کے لئے، مال کی طمع میں وہ اپنے دین، اپنے مشن، اپنے مقصد زندگی کا سودا کر دے گا۔

گیارہوں رکوع: وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ---(البقرہ۔87)

اس رکوع میں موسیٰؑ، عیسیٰؑ کا ذکر، انبیاؑ کی نافرمانی، تکذیب، دنیا پرستی اور سمع واطاعت کا ذکر ہے۔

صرف اپنے فرقے پر نہیں بلکہ اللہ کے نازل کردہ احکامات (دین) پر ایمان لاؤ۔(آمنو بما انزل اللہ۔۔)

عناد و تکبر اور خود پرستانہ رویہ

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ٘ وَاٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْۚ فَفَرِیْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ۔

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد بھی پے در پے رسول بھیجتے رہے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی کیا جب تمہارے پاس کوئی وہ حکم لایا جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم اکڑ بیٹھے پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کیا۔(البقرہ۔87)

Indeed, We gave Moses the Book and sent after him successive messengers. And We gave Jesus, son of Mary, clear proofs and supported him with the holy spirit. Why is it that every time a messenger comes to you with something you do not like, you become arrogant, rejecting some and killing others?

سمع و اطاعت

البقرہ۔93

اللہ تمام اعمال سے باخبر ہے

﴿ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴾ اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔البقرہ۔96

...And Allah is All-Seeing of what they do. (2:96)

بارہواں رکوع: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ۔۔۔ (البقرہ۔97)

جبرائیلؑ روح القدس اور اللہ کے امین فرشتے ہیں۔اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کے دل میں اللہ کی وحی پہنچانے پر مقرر ہیں۔

اس رکوع کے دوسرے حصے میں جادو اور اس کے متعلقہ اعمال کی مذمت بیان کی گئی۔

صحیح حدیث میں ہے حضور ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اے اللہ، اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، اے چھپے کھلے کے جاننے والے۔ اپنے بندوں کے اختلاف کا فیصلہ تو ہی کرتا ہے، اے اللہ اختلافی امور میں اپنے حکم سے حق کی طرف میری رہبری کر تو جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

O Allah, Lord of Jibril, Mika 'il and Israfil, Creator of the heavens and earth and Knower of the seen and the unseen! You judge between Your servants regarding what they differ in, so direct me to the truth which they differ on, by Your leave. Verily, you guide whom You will to the straight path.

جادو کی مذمت

جادو اور اس کے متعلقہ اعمال کفر اور شرک کے دائرے میں آتے ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۣوَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭلَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز (جادو) کا خریدار بنا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ چیز بہت بری ہے جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا کاش وہ جانتے۔ (البقرہ۔102)

Although they already knew that whoever buys into magic would have no share in the Hereafter. Miserable indeed was the price for which they sold their souls, if only they knew! (2:102)

حدیث: مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ سَاحِرًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلّم

جو شخص کسی کاہن یا جادوگر کے پاس جائے اور اسکی بات کو سچ سمجھے اس نے محمد ﷺ پر اتری وحی کے ساتھ کفر کیا۔ (بزار) یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی تائید میں اور احادیث بھی ہیں۔

Hadith: Whoever came to a soothsayer or a sorcerer and believed in what he said, will have disbelieved in what Allah revealed to Muhammad.

(This Hadith has an authentic chain of narration and there are other Hadiths which support it.)

جادو کرنے والا اور کرانے والا دونوں سخت گناہ گار ہیں۔

اگر کسی پر جادو کا اثر ہو تو اسے صرف قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں سے ہی دور کرنا چاہیئے۔

غیر اسلامی اور غیر شرعی طریقہ اور غلط عقیدے والے عاملوں سے عمل کرانا نہایت خطرناک ہے۔آج کل جگہ جگہ عامل حضرات بیٹھے ہوئے ہیں جن میں سے اکثر قرآن و سنت سے دور اور مشرکانہ اعمال وافعال کے حامل ہیں۔

جعلی عاملین نہ صرف لوگوں کی گمراہی اور شرک کا سبب بنتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کے ایمان کے بھی ڈاکو بن جاتے ہیں،ان کی عزت کے بھی اور ان کے مال کے بھی۔

تیرہواں رکوع: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔۔۔(البقرہ۔104)

اہل ایمان کی تربیت، گفتگو کیلئے اچھے الفاظ کے استعمال کی تاکید، منسوخ آیات کے پیچھے حکمت، نیک اعمال، اعمال کی قبولیت (اخلاص، اتباع سنت) کا ذکر ہے۔

گفتگو کیلئے الفاظ کے چناؤ میں احتیاط ﴿ لَا تَقُولُوا رَاعِنَا----- ﴾- البقرہ۔104

ذو معنی الفاظ کے استعمال سے گریز کرو۔

Manners of Speech

آسمان و زمین کا حقیقی فرمانروا اللہ ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَمَا لَـكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

کیا تجھے معلوم نہیں کہ زمین اور آسمان کا مالک اللہ ہی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی اور مددگار نہیں۔(البقرہ۔107)

Do you not know that the dominion of the heavens and the earth belongs ˹only˺ to Allah, and you have no guardian or helper besides Allah? (2:107)

کامیابی کے اصول

وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ جو نیکی بھی اپنے لیے آگے بھیجو گے، اس کو خدا کے پاس پاؤ گے۔ اللہ تمہارے سارے اعمال سے واقف ہے۔ سورۃ البقرۃ:110

The Encouragement to perform Good Deeds

Establish prayer and pay Zakat. Whatever good you send forth for yourselves, you will ⌜certainly⌝ find ⌜its reward⌝ with Allah. Surely Allah is All-Seeing of what you do. (2:110)

قبولیت اعمال کی شرائط

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

سنو جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے۔اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کے لیے اس کا بدلہ اس کے رب کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(البقرہ۔112)

Acceptance of Good deeds

But no! Whoever submits themselves to Allah and does good will have their reward with their Lord. And there will be no fear for them, nor will they grieve. (2:112)

There are *Two conditions* for deeds to be accepted; the deed must be performed for Allah's sake alone and it should be done according to the Sunnah. The Messenger of Allah said:

حدیث: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَد

(Whoever performs a deed that does not conform with our matter (religion), then it will be rejected.)

نیک اعمال میں احسان کا مطلب: وھومحسن

اعمال کی قبولیت کی دو شرائط:

اللہ کی رضا کی نیت سے عمل کیا جائے اور حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق کیا جائے۔

(اَسْلَمَ وَ جْهَه لِلّٰہِ) کا مطلب ہے محض اللہ کی رضا کے لئے کام کرے اور (وَ هُوَ مُحْسِنُ) کا مطلب ہے اخلاص کے ساتھ پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی سنت کے مطابق۔ قبولیت عمل کے لئے یہ دو بنیادی اصول ہیں اور نجات اخروی انہی اصولوں کے مطابق کئے گئے اعمال صالحہ پر مبنی ہے نہ کہ محض آرزوؤں پر۔

نجات کیلئے نیک اعمال بھی ضروری ہیں

اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ محض نسلی طور پر اسلام کا نام رکھ لینا کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا سکتا جب تک ایمان اور عمل صالح کو اختیار نہ کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

حدیث: من بطابہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔

جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔ (صحیح مسلم)

چودھواں رکوع: وقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ۔۔۔ (البقرہ۔113)

اس کوع میں دوسروں کی نفی کرنا اور عبادت گاہوں سے روکنے کی مذمت بیان کی گئی اور واضح کیا گیا کہ نجات کا دار و مدار اللہ کے سچے دین کی پیروی میں ہے۔ اللہ کی مساجد سے روکنے کو ظلم کہا گیا۔ مشرق و مغرب کہیں بھی اللہ کی عبادت ہو سکتی ہے۔ حضورؐ کو بشیر اور نذیر کہا گیا۔ دوسروں کی پیروی کے بجائے اللہ کی ہدایت کی پیروی کرو۔ اللہ کی کتاب کی تلاوت کا حق ادا کرنے والے سچے ایمان والے ہیں۔

اللہ کی مسجدوں سے روکنا

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو؟ ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ البقرہ۔114

Barring people from entering places of worship

Who does more wrong than those who prevent Allah’s Name from being mentioned in His places of worship and strive to destroy them? Such people have no right to enter these places except with fear. For them is disgrace in this world, and they will suffer a tremendous punishment in the Hereafter. (2:114)

اللہ کی مسجدوں سے روکنے سے کیا مراد ہے؟

جب مشرکین مکہ نے رسول کریم ﷺ کو واقعہ حدیبیہ کے وقت مسجد حرام میں داخل ہونے اور طواف کرنے سے روک دیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (بحوالہ ابن کثیر)

آیت کا شان نزول تو مفسرین کے نزدیک کوئی خاص واقعہ ہے مگر اس کا بیان عام لفظوں میں ایک مستقل ضابطہ اور قانون کے الفاظ میں فرمایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس آیت میں خاص مسجد کا نام لینے کے بجائے مساجد اللہ فرما کر تمام مساجد پر اس حکم کو عام کر دیا گیا اور آیت کا مضمون یہ ہو گیا کہ جو شخص اللہ تعالٰی کی کسی مسجد میں لوگوں کو اللہ کا ذکر کرنے سے روکے یا کوئی ایسا کام کرے جس سے مسجد ویران ہو جائے تو وہ بہت بڑا ظالم ہے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے مگر بعض لوگ مالکانہ سوچ اور نوابی ذہنیت لے کر مسجد میں آتے ہیں۔اسی طرح بعض رویّے لوگوں کو مسجد سے دور کر دیتے ہیں۔

بچوں کی تربیت میں مساجد کا کردار

Role of Mosques regarding children/youth

خواتین کو مساجد سے روکنا

اسلام کے ابتدائی دور میں خواتین سماجی کاموں میں ایکٹیو رہی ہیں، لیکن بد قسمتی سے عصر حاضر میں اسلامی معاشرے میں ان کا رول بہت ہی محدود ہو گیا ہے۔

خواتین کی مسجد میں آمد پر علماء اور فقہاء کی مختلف آراء موجود ہیں۔

کچھ متاخرین علماء فتنے کے اندیشے کے سبب خواتین کے مسجد میں آنے کو درست نہیں سمجھتے۔ لیکن عام طور پر اس موضوع پر بحث یا رائے صرف فقہی نوعیت کی نظر آتی ہے اس میں دعوتی اور سماجی پہلوؤں اور معاشرتی ضروریات کے حوالے سے احاطہ نہیں کیا گیا۔

موجودہ دور بالخصوص غیر مسلم ممالک میں مسلم کمیونٹی کیلئے مسجد کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔

مسجد تعلیم گاہ بھی ہے،، تربیت و تزکیہ کا مرکز بھی، درس و تدریس کی جگہ بھی، کیمونٹی سنٹر بھی، دینی اور سماجی تقریبات کی جگہ بھی، ہر خوشی، غم میں اکھٹے ہونے کی جگہ بھی۔ایک لحاظ سے مسلم کیمونٹی کی زندگی مسجد ہی کے ارد گرد گھومتی ہے۔

مشرق و مغرب ہر جگہ اللہ موجود ہے

وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ۚ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اور اللہ کے لئے مشرق بھی ہے اور مغرب بھی لہٰذا تم جس جگہ بھی قبلہ کا رخ کر لو گے سمجھو وہیں خدا موجود ہے وہ صاحبِ وسعت بھی ہے اور صاحبِ علم بھی ہے۔(البقرہ۔115)

کعبہ صرف علامت وحدت و سمت ہے ورنہ اللہ کا جمال و جلال غیر محدود ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ نہ مشرقی ہے، نہ مغربی۔ وہ تمام سمتوں اور اطراف کا مالک ہے۔ لہٰذا اس کی عبادت کے لیے کسی سمت یا کسی مقام کو مقرر کرنے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اللہ وہاں یا اس طرف رہتا ہے۔ آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ محدُود، تنگ دل، تنگ نظر بھی نہیں ہے، بلکہ اس کی خدائی بھی وسیع ہے اور اس کا زاویہء نظر اور دائرہ فیض بھی وسیع ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا کونسا بندہ، کس وقت، کہاں، دنیا کے کس کونے میں، کس نیت سے اس کو یاد کر رہا ہے۔

Both East and West belongs to Allah

To Allah belong the east and the west, so wherever you turn you are facing ˹towards˺ Allah. Surely Allah is All-Encompassing, All-Knowing. (2:115)

کن فیکون کی مالک ہستی

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو صرف یہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔(البقرہ۔117)

˹He is˺ the Originator of the heavens and the earth! When He decrees a matter, He simply tells it, “Be!” And it is! (2:117)

حضور ﷺ کی دو عالی شان صفات

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔

(اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کوئی سوال نہ ہوگا۔(البقرہ۔119)

We have surely sent you with the truth ˹O Prophet˺ as a deliverer of good news and a warner. And you will not be accountable for the residents of the Hellfire.

تلاوت کا حق ادا کرنے والے

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕوَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اُسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔(البقرہ۔121)

Those We have given the Book follow it as it should be followed. It is they who ˹truly˺ believe in it. As for those who reject it, it is they who are the losers. (2:121)

اہل کتاب کے اچھے لوگوں کی تعریف

اس آیت (البقرہ۔121) میں اہل کتاب کے لوگوں میں جو لوگ صالح اور نیک سیرت تھے ان کی خوبیاں اور ان کے مومن ہونے کی خبر دی جا رہی ہے۔ مثلاً عبداللہ بن سلام اور ان جیسے دیگر افراد۔

حق تلاوت سے کیا مراد ہے؟

فرمایا کہ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ حق تلاوت ادا کرتے ہوئے اس کو پڑھتے ہیں۔

وہ اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے کے کئی مطلب بیان کئے گئے:

1۔خوب توجہ اور غور سے پڑھتے ہیں۔

2۔اس کے حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھتے اور کلام الٰہی میں تحریف نہیں کرتے۔

3۔اس میں جو کچھ تحریر ہے، لوگوں کو بتلاتے ہیں اس کی کوئی بات چھپاتے نہیں۔

4۔اس کی محکم باتوں پر عمل کرتے اور متشابہات پر ایمان رکھتے اور جو باتیں سمجھ میں نہیں آتیں ان کے بارے میں اہل علم سے سوال کرتے ہیں۔

5۔اس (کتاب الٰہی) کی ایک ایک بات کی پیروی کرتے ہیں۔(فتح القدیر)

6۔دوران تلاوت جنت کا ذکر آتا ہے تو جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم کا ذکر آتا ہے تو جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حق کی تلاوت میں یہ سارے ہی مفہوم داخل ہیں اور تلاوت کا حق ادا کرنے کی سعادت انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے۔

پندرہوں رکوع: يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ --- (البقرہ۔122)

امامت کی بنیاد ایمان و عمل پر ہے حسب و نسب پر نہیں۔یوم الحساب سے ڈرو۔سیرت ابراہیمؑ کا تذکرہ، تعمیر کعبہ کے وقت دعائیں۔حضور ﷺ کی بعثت کی دعا۔

ابراہیم کی آزمائش

وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ‌ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا‌ ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ۔

اور جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں۔فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے بھی؟ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔(البقرہ۔124)

Test of Abraham (PBUH)

Remember˺ when Abraham was tested by his Lord with ˹certain˺ commandments, which he fulfilled. Allah said, “I will certainly make you into a role model for the people.” Abraham asked, “What about my offspring?” Allah replied, “My covenant is not extended to the wrongdoers.”

حضرت ابراہیمؑ کو کن کلمات سے آزمایا گیا؟

کلمات سے مراد وہ تمام آزمائشیں ہیں، جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام گزارے گئے۔دنیا میں جتنی چیزیں ایسی ہیں، جن سے انسان محبّت کرتا ہے، ان میں سے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو حضرت ابراہیمؑ نے حق کی خاطر قربان نہ کیا ہو۔اور دنیا میں جتنے خطرات ہیں جن سے آدمی ڈرتا ہے، ان میں سے کوئی خطرہ ایسا نہ تھا جسے انہوں نے حق کی راہ میں مقابلہ نہ کیا ہو۔وہ ہر آزمائش اور ہر امتحان میں کامیاب اور کامران رہے،

جس کے صلے میں امام الناس کے منصب پر فائز کئے گئے، چنانچہ مسلمان ہی نہیں، یہودی، عیسائی حتٰی کہ مشرکین عرب سب ہی کے نزدیک ان کی شخصیت نہایت ہی محترم مانی جاتی ہے۔

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ۔

(ابراہیمؑ نے دعا کی) اور میری اولاد کو بھی (یہ منصب امامت عطا فرما؟)۔ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ (البقرہ۔124)

لاینال عھد الظالمین فرما کر دین میں صاحبزادگی کی نفی کر دی گئی۔ اگر ایمان و عمل صالح نہیں، تو پیرزادگی اور صاحبزادگی کی بارگاہ الٰہی میں کیا حیثیت ہوگی؟ نبی ﷺ کا فرمان ہے: من بطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔ جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔ (مسلم)

کعبہ: دلوں کا مقناطیس

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ؕ ۔۔

اور جب ہم نے کعبہ لوگوں کے لیے بار بار آنے کی جگہ اور امن و سکون کا مقام بنا دیا۔ (اور فرمایا) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ (البقرہ۔125)

Kaaba: Magnet of the Hearts

And ⌜remember⌝ when We made the Sacred House a centre and a sanctuary for the people ⌜saying⌝, "⌜You may⌝ take the standing-place of Abraham as a site of prayer."

بیت اللہ کی دو خصوصیات

اس آیت میں اللہ تعالٰی نے بیت اللہ کی دو خصوصیات بیان فرمائیں:

ایک مطلب یہ ہے کہ کعبہ لوگوں کے لئے ثواب کی جگہ ہے۔ دوسرے معنی ہیں بار بار آنے کی جگہ، یعنی مرجع خلائق بنا دیا۔ جو ایک مرتبہ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے، دوبارہ، سہ بارہ آنے کے لئے بیقرار رہتا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ قبول حج کی علامات میں سے ہے کہ وہاں سے لوٹنے کے بعد پھر وہاں جانے کا شوق دل میں موجود ہو۔ بیت اللہ کی دوسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ یہ امن اور سکون کی جگہ ہے۔ یعنی یہاں کسی دشمن کا خوف بھی نہیں رہتا چنانچہ زمانہء جاہلیت میں بھی لوگ حدود حرم میں کسی جانی دشمن سے بھی بدلہ نہیں لیتے تھے۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا اثر ہے۔ آپؑ نے دعا مانگی تھی کہ:

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ۔۔۔

اے اللہ! تولوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔۔۔(ابرہیم:37)

O, Allah! make the hearts of people incline towards them.

مقام ابراہیمؑ سے کیا مراد ہے؟

مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کرتے رہے۔اس پتھر پر حضرت ابراہیمؑ کے قدم کے نشانات ہیں۔

اب اس پتھر کو ایک شیشے میں محفوظ کر دیا گیا ہے، جسے ہر حاجی مطاف میں باآسانی دیکھ سکتا ہے۔پہلے یہ پتھر بیت اللہ کے نیچے دروازے کے قریب تھا، جب قرآن کا یہ حکم نازل ہوا کہ مقام ابراہیم پر نماز پڑھو:واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔اس وقت طواف کرنے والوں کی مصلحت سے اس کو اٹھا کر بیت اللہ کے سامنے ذرا فاصلے پر رکھ دیا گیا۔اس مقام پر طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

مساجد کی خدمت:سنّت انبیاء

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔

اور ہم نے ابراھیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔البقرہ۔125

Serving House of Allah is an honour

And We entrusted Abraham and Ishmael to purify My House for those who circle it, who meditate in it, and who bow and prostrate themselves ⌜in prayer⌝.

تعمیر کعبہ۔ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی دعائیں

ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے اپنی دعاؤں کو ربّ یا ربّنا کے لفظ سے شروع کیا جو دعا مانگنے کا ایک پیغمبرانہ طریقہ ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

ابراہیمؑ کی امن کیلئے خصوصی دعا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا۔۔۔

جب ابراہیمؑ نے کہا اے پروردگار تو اس شہر کو امن والا شہر بنادے۔۔۔۔۔(البقرہ۔126

Special Prayer for Peace

And (remember) when Ibrahim said: My Lord, make this city a place of peace… (2:126)

رزق میں برکت کی دعا

پھلوں کے رزق کی دعا

وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ۔۔

قبولیت اعمال کی دعا

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕاِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اور جب ابراھیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو ساتھ دعا بھی کر رہے تھے):اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما۔بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔(البقرہ۔127)

Dua of Acceptance

And ˹remember˺ when Abraham raised the foundation of the House with Ismael, ˹both praying, ˺ "Our Lord! Accept ˹this˺ from us. You are indeed the All-Hearing, All-Knowing. (2:127)

غور کرنے کی بات ہے کہ کتنا مبارک عمل (تعمیر بیت اللہ) کتنی مبارک جگہ، کتنے مبارک لوگ، کتنا مبارک موقع، کتنی مبارک زبانیں۔ پھر بھی دعا کر رہے ہیں: ربنا تقبل منّا۔اے ہمارے ربّ، ہماری طرف سے قبول فرمالے۔

دین پر استقامت کی دعا

اولاد کی اصلاح کی دعا

رجوع الی اللہ کی دعا

وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنادے۔اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت مسلمہ (فرمانبردار امت) قرار دے۔اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔(البقرہ۔128)

Our Lord! Make us both submit to You and from our descendants a nation that will submit to you. Show us our rituals and turn to us in grace. You are truly the Accepter of Repentance, Most Merciful. (2:128)

آخری رسولؐ کی بعثت کی دعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

اے ہمارے رب! ان کے درمیان ایک رسول کو مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے.انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے،بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔(البقرہ۔129)

Dua for the Final Prophet

Our Lord! Raise from among them a messenger who will recite to them Your revelations, teach them the Book and wisdom, and purify them. Indeed, you ˹alone˺ are the Almighty, All-Wise.” (2:129)

یہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہ السلام کی آخری دعا ہے۔اہل حرم کے لیے یہ دعا کی کہ آپ کی اولاد میں سے رسول آئے۔یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

بعثت رسولؐ کے تین مقاصد

اس آیت (البقرہ۔129) میں بعثت رسولؐ کے تین مقاصد بیان کئے گئے:

1۔کتاب کی تلاوت

2۔کتاب وحکمت کی تعلیم

3۔تزکیہ نفس،تربیت،اصلاح اخلاق

سولھواں رکوع: وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ ۔۔۔(البقرہ۔130)

اس رکوع میں انبیاءؑ کا اپنی اولاد کی دینی اور اخلاقی تربیت کی طرف خاص توجہ اور اہتمام کا ذکر ہے۔پہلی آیت میں ملت ابراہیمی کی فضیلت کا ذکر ہے۔ ملت ابراہیمؑ سے روگردانی اور اعراض کی ممانعت،موت اور ہمارے اعمال کا ذکر ہے۔حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی تربیت اولاد۔اللہ کا رنگ یعنی اللہ کے دین کا راستہ اختیار کرو۔لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ۔ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار اور تم اپنے اعمال کے ذمہ دار۔ہمیں دوسروں کے اعمال کی فکر کے بجائے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔

پہلے پارے کے آخری رکوع کے بیشتر حصے میں (آیت:128 سے لے کر 136 تک) سارے تعصبات اور نسل پرستی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے (اسلام) پر زور دیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہی اسلام ابراہیمؑ اور ان کی اولاد اسماعیلؑ و اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا دین تھا۔یہ حضرات کبھی نسل پرستی اور تعصب کا شکار نہیں ہوئے۔آیت 136 میں مسلمانوں کو اس تعصب اور نسل پرستی سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے: لانفرق بین احدِ منہم۔ یعنی ہم انبیاءؑ کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے۔(البقرۃ:136)

یعقوب علیہ السلام کی اپنی اولاد کو وصیّت

اولاد کی محبت،اس کی بھلائی کی فکر اور ان کیلئے دعائیں کرنا سنت انبیاؑ ہے۔ دنیا سے رخصت ہونے کے وقت والدین کا اپنی اولاد کو وہ چیز دے کر جانا جو ان کی نظر میں سب سے بڑی نعمت ہے یعنی دینداری۔آیت: وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ (البقرہ۔132) کا یہی مطلب ہے اور آیت: اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ۔(البقرہ۔133) کا بھی یہی حاصل ہے۔

اولاد کی دینی تربیّت۔والدین کی ذمہ داری

اللہ کا رنگ

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۡ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا۔ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔(البقرہ۔138)

Allah’s Way

This is the ˹natural˺ Way of Allah. And who is better than Allah in ordaining a way? And we worship ˹none but˺ Him. (2:138)

اصل رنگ تو اللہ کا رنگ ہے۔ اللہ کا رنگ اختیار کرو، جو کسی پانی (روحانی غسل یا بپتسمہ) سے نہیں چڑھتا، بلکہ اس کی بندگی سے چڑھتا ہے۔ اس سے بہتر کوئی رنگ نہیں اور اللہ کے رنگ سے مراد دین فطرت یعنی دین اسلام ہے۔ جس کی طرف ہر نبی نے اپنے اپنے دور میں اپنی اپنی امتوں کو دعوت دی۔

جو ہمارا رب ہے وہی تمہارا بھی رب ہے

قُلْ اَ تُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ

کہہ دو کیا تم ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں اور تمہاری لئے تمہارے عمل اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ (البقرہ۔139)

Our God is same

Say, “Would you dispute with us about Allah, while He is our Lord and your Lord? We are accountable for our deeds and you for yours. And we are devoted to Him. (2:139)

نہ تیرا خدا کوئی اور ہے، نہ میرا خدا کوئی اور ہے
یہ جو راستے ہیں جدا جدا، یہ معاملہ کوئی اور ہے

دوسروں کی غلطیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے اعمال کی فکر

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، ان کے لیے ان کے عمل ہیں اور تمہارے لیے تمہارے عمل ہیں، اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا۔ البقرہ۔141

Worry about your deeds rather than others

That was a community that had already gone before. For them is what they earned and for you is what you have earned. And you will not be accountable for what they have done. (2:141)

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آرا،اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com